الدولة المکیہ
بالمادة الغیبیہ
مصنّف
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب
بریلوی
مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱
فون:۔ ۲۱۷۸۸۹، ۲۱۶۴۶۴

الدولۃ المکیہ

بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہلِ سنّت مجددِ ملت

اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خان صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضا المصطفیٰ اعظمی

مکتبۂ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی

باہتمام دارالعلوم امجدیہ کراچی

حضور کھیت ہ مہ تیں گے اس میں پیشوائے وہابیہ (اسمعیل دہلوی) کا رد فرمایا جو یہ بک گیا کہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے بھی کام نہ آئیں گے پھر اوروں کی کیا گنتی تو ان عزت والے صحابی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ان تھوڑے سے الفاظ کا عظیم نفع دیکھو اور بے شک حدیث ناطق ہے کہ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ سب باتیں برقرار رکھیں یہ سمجھ لو اور اللہ عزوجل فرماتا ہے جس دن اللہ
جمع کرے گا رسولوں کو ان سے فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں اقول
تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے اصل حقیقت پر کلام کیا اور اپنے سے علم سے بالکل نفی فرمائی اس
لیے کہ سایہ جب اصل کے سامنے آتا ہے تو اسے کوئی دعویٰ نہیں رہتا اور ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تیری
ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا تو ملائکہ نے حقیقت عطائی پر کلام کیا تو وہ استثنا
لائے تو انبیاء ملائکہ سے ادب میں زائد اور تعظیم میں بڑھ کر ہوتے ان سب پر درود وسلام
پھر ملائکہ کو بھی یاد آیا تو وہ پلٹے اور حصر کر دیا کہ بے شک وہی ہے علم والا حکمت والا
یعنی تیرے سوا کسی کو علم نہیں اور خلاصہ یہ کہ سب اللہ ہی کے واسطے ہے اور کوئی بے
عطائے الٰہی کچھ نہیں جانتا تو بات اسی طرف پلٹے گی جو ائمہ کرام نے تحقیق فرما دی کہ نفی[ا]
امر کی ہے کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی جانے اور ہمارے بعض اصحاب نے روض النضیر
شرح جامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر سے نقل کیا کہ فرماتے ہیں رہا حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اس کے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ
کو خود بخود کوئی نہیں جانتا سوا اس کے لیکن کبھی خدا کے بتائے سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہاں
ان کے جاننے والے موجود ہیں اور ہم نے ان کا علم کئی شخصوں کے پاس پایا جیسا کہ ہم نے
ایک گروہ کو دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کہ کب انتقال کریں گے اور پیٹ کے بچہ کو عورت کے

[ا] د من علم ا ہ جس نے جانا اور دیکھا جو آگے گزرا پہلی نظر میں پھر تناقض کا الزام رد شی
آیتوں کی بتا دیا تو اس نے غفلت کی اور ٹھوکر کھائی ہم اللہ سے طالب ہیں کہ بخش دے کل وہ
چیز جو گزری اور آیندہ آئے گی اھ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

زمانہ حمل ہیں جان لیا اور اس سے پہلے انتہیٰ میں کہتا ہوں اور امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور اور امام اجل نور الدین ابی الحسن علی لخمی شنطوفی کی بہجۃ الاسرار اور امام اسعد عبد اللہ یافعی کی روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر اور ان کے سوا اولیا رکرام کی اور کتابوں میں اولیائے کرام سے اس باب میں بہت روایات ہیں جن کا انکار نہ کرے گا مگر محروم اللہ ہمیں انکی برکتوں سے محروم نہ فرمائے اور اسی طرح امام ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں ان پانچ میں سے علم غیب عطا ہونے کی تصریح فرمائی جہاں فرماتے ہیں انبیا اور اولیا کا علم اللہ کے بتانے ہی سے ہے اور ہم جو کچھ ان میں سے جانتے ہیں وہ انبیا رواولیا رکے بتائے ہی سے ہے اور یہ وہ علم الٰہی نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں میں سے ہے جو قدیم ازلی دائم ابدی ہیں بدلنے اور حدوث ونقصان کی علامتوں اور ساجھے اور بانٹے سے منزہ ہیں یہاں تک فرمایا کہ اس کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بعض خاص بندوں کو غیبوں کا علم دینا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کی نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا انتہیٰ اور اسی لئے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے کہ پانچ چیزیں ہیں جنھیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یوں فرمایا کہ اس کے معنی[1] یہ ہیں کہ

---

[1] اللمعات الخ اور الفاظ لمعات کے یہ ہیں مراد یہ ہے کہ تم نہیں جانتے بغیر تعلیم الٰہی اھ امام قسطلانی نے ارشاد الساری کی تفسیر سورہ انعام میں فرمایا۔ اتارتا ہے پانی تو نہیں جانتا اس کے اتارنے کا وقت بغیر تقدم وتاخر کے اور کس شہر میں کہ اس سے تجاوز نہ کرے مگر وہی اللہ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو اس کے ملائکہ موکلین نے جان لیا اور اسے جسے اللہ نے چاہا اپنی مخلوق سے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے نہ اس کے سوا کوئی۔ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو ملائکہ نے جان لیا اور جسے اللہ نے اپنی مخلوق سے چاہا جان لیا اور یہ استدراک مستفاد ہے قول الٰہی ۔ الامن ارتضی من رسول سے اور ولی رسول کے تابع ہے اسی سے لیتا ہے اھ ملتقطاً تو بلاشبہ تصریح فرمادی تعلیم الٰہی جاری ہونے کی نہ مشیت الٰہی ان پانچ میں بھی اور یہ ظاہر تر ہے اس سے کہ ظاہر کیا جائے لیکن [illegible] کی پناہ نگاہ نہ ہونے سے [illegible]

ان پانچ چیزوں کو[1] بے خدا کے بتائے اپنی عقل سے کوئی نہیں جانتا اس لئے کہ یہ پانچوں ان غیبوں میں سے ہیں جو بے اللہ عزوجل کے بتائے معلوم نہیں ہوتے[2] اھ اور یہی امام اجل بدرالدین محمود عینی[3] کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا۔

---

[1] ایسا ہی کہا علامہ شہاب الدین خفاجی نے عنایت القاضی میں " عندہ مفاتیح الغیب " [ا]س کی تخصیص کی وجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہے کہ نہیں جانتا انھیں کوئی سب سے پہلے جیسی کہ حقیقت میں [و]ہ ہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ اھ الحمد للہ ہمیں کوئی حاجت تکثیر کی نہیں سید مدنی ہی نے اس سال میں جو ان کی [ط]رف منسوب ہے وہابیہ لے سائے صفحہ ۳۰ میں کہا جس کی عبارت یہ ہے، ہم نقل کرتے ہیں یہاں تصریحات [ب]عض ائمہ اعلام سے تحقیق مقام کے لئے تو ہم کہتے ہیں حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا قولہ تعالیٰ [ا]ن اللہ عندہٗ علم الساعۃ الآیہ یہ غیب کی کنجیاں وہ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے لئے خاص کرلیا تو انھیں [ک]وئی نہیں جانتا مگر بعد تعلیم الٰہی اھ تو واضح ہوگیا اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے مثل واضح ہونے آفتاب [ک]ے دوپہر کے وقت کہ معنی لا یعلمہن الا اللہ کے خاص ہونا علم خمس کا ہے ساتھ رب العزت کے [ب]غیر اس کے بتائے، پس نہیں جانتا اس کے سوا کوئی مگر اس کے بتائے سے اور یہی ہمارا مدعا ہے [ت]و حق آیا باطل فنا ہوا اور یقیناً باطل فانی تھا اللہ ہی کے لئے حمد کیا۔ آئی مدد اور کام تمام ہوا اور امر الٰہی ظاہر ہوا، حالانکہ مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ حفظ ربہ جدیدہ

[2] علامہ قاری نے مرقاۃ میں زیر حدیث جبریل علیہ السلام اسے نقل کیا اور یوں ہی علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ۱۲ منہ جدیدہ

[3] یہ بڑے جلیل القدر علماء عظام حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ مانند امام عینی و امام قرطبی و امام شطنوفی و امام یافعی و امام ابن کثیر و امام سیوطی و امام قسطلانی و امام ابن حجر و علامہ قاری و علامہ شنوانی و شیخ ہجویری و شیخ عبد الحق دہلوی و شہاب خفاجی

وغیرہم اور آپ خود اے سید صاحب اور ہر وہ جس نے سیرت و [م]ناقب اولیا میں تصنیف کی اور تمام مصنفین صوفیائے کرام اور ان کے معتقدین علمائے عاملین و راکین [ج]نھیں تو تم نے سب کی طرف نسبت کردیا کہ وہ سب بوجہ اپنی مخالفت[1] کے واسطے اس چیز کے [ج]س کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے سمجھا تھا عظیم خطا پر ہیں اور انھوں نے قطعی دین کی [مخا]لفت کی کیونکہ انھوں نے چھوڑ دیا[2] وہ حق و صواب جس میں نہ شک تھا نہ ارتیاب یہ سخت خطرناک اور

اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان پانچ غیبوں کے جاننے میں کسی کے لئے طمع کی جگہ نہیں اور
بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ کو کہ اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں
ہیں ان پانچ سے تفسیر فرمایا تو جو کوئی ان پانچ میں سے کسی کا دعویٰ کرے اور اس علم کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے نہ بتائے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے انتہی تو دیکھو صرف اسے جھوٹا
بتایا جو ان پانچ کا علم اپنے لئے بغیر واسطہ عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
بتائے تو نہایت بلند آواز سے پکار کر یہ فائدہ بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان
پانچ غیبوں کو جانتے ہیں اور اولیاء میں سے جسے چاہیں بتا دیتے ہیں نا گزیر علامہ ابراہیم
بیجوری نے شرح بردہ شریف میں تصریح فرمادی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا
سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ پانچوں غیب بتا دیئے
انتہی **اقول** یہ پانچ تو جیسا ہم بیان کر آئے نہایت کھلے ہوئے غیبوں میں سے
ہیں جن کا شمار دہی جانے جس نے بتایا اور جن کو بتایا جل جلالہ وصلی اللہ علیہ و
بارک وسلم کیا ان ظاہر باتوں میں جو باڑھ کے کنارے رکھی ہوئی ہیں ان سے
بخل کرے گا اور مضمون کو شنوانی نے جمع النہایہ میں بطور حدیث کے بیان کیا
کہ بے شک مروی ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہاں تک
کہ حضور کو ہر شے پر اطلاع بخشی انتہی میں کہتا ہوں اور بے شک ہم وہ آیتیں

بھاری جرأت اور بڑی خطا اور ہلاکت والا گمان ہے اور تم کیا کہتے ہو خود اپنے لئے ایسے بند گنبد والے پھر
انھیں شرذمہ قلیلہ متاخرین اور بعض صوفیا سے تعبیر[۵] کرنا حاشا یہ بڑے ہٹ دھرمی اور حق کی تلبیس ہے
بلکہ وہ ایک جم غفیر اور سواد اعظم وغیرہ ہیں اور ان کے کلمات طیبات کا کسی نے رد نہ کیا اور جس
کے دل میں دین میں رخنہ[۶] ڈالنا اس کی غرض ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں جیسے معتزلہ و روافض و
وہابیہ اللہ انھیں رسوا کرے یا وہ جس کا قدم[۷] ڈگمگایا قلم حد سے بڑھا، اللہ سے عفو و عافیت مانگتے
ہیں ۱ھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ عـــہ صـــ۹ ان کا رسالہ دیکھو، عـــہ صـــ۱۳ ان کا رسالہ دیکھو
ســہ صـــ۱۳ ان کا رسالہ دیکھو

تلاوت کر چکے جو اس مطلب کی تصریح فرما رہی ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو اس مضمون کو صاف بتا رہی ہیں، نیز اس میں بعض مفسرین سے یہ عبارت نقل کی کہ ان پانچ غیبوں کو اپنے پاس سے بذات خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں انتہیٰ میں کہتا ہوں بلکہ وہ اب تو غیر خدا کے ساتھ خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں واسطہ ہونا محال ہے کتاب ابریز میں اپنے پیر ومرشد ہمارے سردار عبدالعزیز قدس سرہٗ العزیز سے نقل فرمایا کہ اس آیت میں جو پانچ غیب مذکور ہیں ان میں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور یہ پانچوں غیب حضور پر کیونکر مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت میں سے ساتوں قطب ان پانچوں کو جانتے ہیں حالانکہ وہ ساتوں غوث سے نیچے ہیں پھر کجا غوث پھر کجا وہ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار ہیں وہ جو ہر شے کے سبب ہیں۔ وہ کہ ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہیٰ میں کہتا ہوں ساتوں قطب سے ابدال مراد ہے کہ وہ ستر ابدال کے اوپر اور دونوں اماموں کے نیچے ہوتے ہیں جو غوث کے دونوں وزیر ہیں نیز ابریز میں انھیں سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کا معاملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں سے کوئی صاحبِ تصرف تصرف نہیں کر سکتا جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے انتہیٰ تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو اور اولیاء اللہ کی تکذیب[1] نہ کرو کہ ان کی تکذیب دین کی بربادی ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کرنے والوں سے انتقام لے گا

---

[1] الحمد للہ الخ میں لکھ چکا تھا وجود رسالۂ منکرہ سے پہلے اور اس میں پایا جا چکا اشارہ طرف اس شخص کے بنے جو ولائے اولیائے کرام وصوفیائے عظام سے بھاگا اور اس نے حیلہ جوئی کی کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب یواقیت کے خطبہ میں کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں مخالفت کروں جمہور متکلمین کی اور اعتقاد کروں ایسے کے کلام کی صحت کی جس نے ان کا خلاف کیا ہو بعض غیر معصوم

اللہ تعالیٰ اپنے عارف بندوں کا صدقہ ہمیں پناہ دے آمین الی صل قرآن کا
کوئی رد کرنے والا نہیں کہ وہ ہر شے کے لیے تفصیل اور روشن بیان ہے۔ اور یہ کہ اس
نے عالم میں کوئی بات اس میں اٹھا نہ رکھی اور ان آیتوں اور نفی علم غیب میں تطبیق ظاہر و
روشن ہو چکی تو اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ رابعاً اقول اور اللہ ہی کی توفیق
سے جولان کرتا ہوں اے یہ شخص کہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے
میں اور سب غیبوں میں ان پانچ کو زیادہ خصوصیت ہے تو اس سے کیا مراد لیتا ہے کہ
یہ کہ ان میں سلب عموم ہے نہ ان کے غیر میں (یعنی ان کا علم محیط دوسرے کو نہیں)

اہل کشف سے اھ کیونکہ کلام امام شعرانی دربارۂ عقائد اہل سنت وجماعت ہے اور اللہ کی پناہ اس سے
کہ اولیائے کرام اس کی مخالفت فرمائیں اور جس بات میں اس کا خلافِ مظنون تو وہ یا ان پر مکر و
افترا ہے جیسا کہ خود امام موصوف نے چار سطر بعد اسی قول کے فرمایا۔ یا قصور فہم سے ان کی
مراد تک نہ پہنچے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ اسی کلام کے ابتدا میں اپنے قول سے فرمایا
میں وصیت کرتا ہوں ہر اس شخص کو جو اہل کشف کے کلام کے سمجھنے
سے قاصر ہو کہ ظاہر کلام متکلمین پر ٹھہرے اور اس سے تجاوز نہ کرے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا
کہ اگر نہ پہنچا اسے بڑی بھرن تو شبنم الخ اور اس کے بعد اس برتری خواہ نے نقل کیا فرمایا اور اسی
لئے میں اکثر جگہ بعد کلام اہل کشف کے کہہ دیتا ہوں کہ سوچو اور تنقیح کر دیا اور اس کے مثل
واسطے ظاہر کر دینے توقف کے اس کلام کے فہم میں اصطلاح اہل کلام پر اھ اور اس ساری
عبارت کو عبارت منقولہ کے گرداگرد سے ساقط ہی کر دیا تاکہ ایہام ہو اس بات کا کہ اولیا بسا
اوقات اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کیا کرتے ہیں تو وہ قابلِ حجت نہیں معاذ اللہ من ذالک
ہاں وہ چیز کے کھلے ہوتے ہیں ان عقائد سے نہیں جو کتاب سنت و اجماع سے بیان کیے گئے اور متکلمین نے
اس میں کلام کو وسعت دی جنہیں اکثر نے قولاً اسے اختیار کیا اور بعض نے اس کا خلاف کیا تو تعجب نہیں کشف سے حاصل
ہو وہ جو بعض کے موافق ہو لیکن جبکہ مکاشف معصوم نہیں دل زیادہ سکون پذیر ہے اکثر کے قول کے جانب تو یہی
وہ ہے جسے امام شعرانی ذکر کر رہے ہیں کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا چھ سطر منقول سے پہلے ان کا قول یہ ہے کہ
میزان ہر اس چیز میں جس میں نص قطعی وارد نہ ہوئی اور نفس قوت پاتا ہے اس چیز کے اعتقاد میں
جس پر جمہور ہیں نہ اس میں جس پر اہل کشف ہیں کہ ان کی راہ چلنے دے

یا عموم سلب (یعنی دوسرا ان میں سے کچھ نہیں جانتا) تو پہلی تقدیر پر یہ ثابت ہوگا کہ ان پانچ کے سوا اللہ کے جتنے غیب ہیں سب بتا دیئے گئے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام بالخاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ کے سوا اپنے تمام غیب بتا دیئے جن میں کچھ باقی نہ رہا، رہے یہ پانچ یہ سب کے سب حضور کو نہ بتائے اگرچہ ان میں سے بعض بنائے بر تقدیر ثانی حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ میں سے اصلا کوئی چیز کسی کو کبھی نہ بتائی بخلاف باقی غیبوں کے کہ ان میں سے جس کو چاہا بتا دیا پہلے معنی یقیناً باطل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم رب الارباب کی ذات اور اس کی جملہ صفات کو ایسے کامل احاطہ کے ساتھ محیط ہو جس سے آگے اصلا پردہ نہ رہے نیز حضور کا علم جملہ سلاسل غیر متناہیہ کو محیط ہو جو غیر متناہی در غیر متناہی ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ یہ سب کے سب ان پانچ سے الگ ہیں اور اس کے تو ہم اہل سنت قائل نہیں نہ کہ وہابیہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے ہی پر کمر باندھی ہے اور دوسرے معنی بھی کھلے باطل ہیں کہ ان پانچ میں سے

کم ہیں اس لئے اور ہمارا اصل مقصد یہاں یہ ہے کہ اس نے فرق نہ کیا درمیان کشف کے ثابت کرنے اور کشف سے ثابت کرنے میں اور کلام شعرانی ثانی میں ہے اور ہمارا اول میں ہم یقیناً کہتے ہیں کہ انھیں مکشوف ہوئیں بہت سی مغیبات خمس تو انھوں نے اپنے آپ اور اپنے اکابر سے ان کی خبر دی تو یہاں مدعا نفس کشف ہے اور اس کی دلیل ان کا خبر دینا اور ان کی روایات اور اس کے رد کی کوئی راہ نہیں سوا ان کی تکذیب کے ان کی حکایت و روایت میں اور یہ صادر نہ ہوگا کسی سنی سے جسے اللہ کا خوف ہو، بات یہ ہے کہ ان کی اخبار بالغیب بلاشبہ پہنچ گیا حد تواتر تک اگرچہ وارد ہوئے جزئیات اخبار احادیث تو اس کا انکار نہ کرے گا مگر متواترات کا کٹر منکر اللہ تعالیٰ سے ہم سلامتی چاہتے ہیں اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

بعض : علم اس کے لئے جسے اللہ نے دینا چاہا ضرور ثابت ہے خطیب اور ابونعیم نے
دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مجھ سے
ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہانے حدیث بیان فرمائی کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذری حضور نے فرمایا تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے
جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا ام الفضل نے عرض کی یا رسول اللہ میرے
حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں
ارشاد ہوا بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں جب
لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا
لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا عبداللہ نام رکھا اور فرمایا
لے جا، خلفا کے باپ کو میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا
وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا بات وہی ہے
جو ہم نے ان سے کہی یہ خلیفوں کا باپ ہے یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک
کہ ان میں سے مہدی ہوگا اقول تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا
جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے وہ جان لیا جو پیٹ سے بچے

لے قلت الخ میں کہتا ہوں روایت کی طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کے پاس تشریف لائے
جب کہ ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (راوی حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبریل میرے
پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے
زائد مجھ سے مشابہ تر ہے انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں اور جبریل نے
میری کنیت ابوابراہیم رکھی (تا آخر حدیث) امام سیوطی نے جامع کبیر میں کہا کہ اس کی
سند حسن ہے اھ منہ عفی عنہ مدینہ

کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان
لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کے پیٹھ والے کے پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اس لئے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلیفوں کے باپ کو لے جا۔
اور فرمایا کہ انھیں میں سے سفاح ہے انھیں میں سے مہدی ہے اور عالم مدینہ امام مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے
ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت
آیا ام المومنین نے فرمایا اے پیاری بیٹی خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں
اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمھارے برابر مجھ پر دشوار نہیں اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ
کئے تھے کہ درختوں پر سے اُتروالو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لئے ہوتے تو وہ تمھارے ہوتے
اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمھارے دو بھائی اور تمھاری بہنیں ہیں تو اسے حسب
فرائض اللہ تقسیم کر لینا ام المومنین نے عرض کی اے میرے باپ خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں
جب بھی چھوڑ دیتی میری بہن تو ایک اسما ہے دوسری کون ہے فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے
میرے علم میں وہ لڑکی ہے اور ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ
بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے تم اس کے بارے میں
بھلائی کی وصیت قبول کرو اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بے شک بکثرت احادیث سے صحیح و
ثابت ہوا کہ بچہ دان پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ بچہ کی صورت بناتا ہے نر اور مادہ اور خوبصورت
اور بدصورت اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھتا ہے اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت تو وہ
جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے اور یہ بھی جانتا ہے اس پر کیا گزرے گا اور صحیحین میں سہل بن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ کل ضرور
یہ نشان اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے